بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرعی مسائل
F.11-11-2016

آپ کے شرعی مسائل

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

مسبوق کا امام کے سلام سے پہلے اُٹھ جانا

سوال:- اگر کسی شخص کی ایک دو رکعتیں چھوٹ گئی ہوں اور وہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی بقیہ رکعتوں کو ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے، تو کیا اس کی نماز درست ہو جائے گی؟ (حمید اللہ، مہدی پٹنم)

جواب:-تشہد کے مقدار قعدہ فرض ہے، اس کے بعد کا حصہ فرض نہیں ہے؛ لیکن سنت ہے؛ کیوں درود شریف پڑھنا اور دُعا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا طریقہ رہا ہے اور اسی کے مطابق اُمت کا توارث چلا رہا ہے؛ لہٰذا اگر تشہد کے بقدر امام کے ساتھ بیٹھ کر ان کے سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرلے تو نماز ہو جائے گی؛ البتہ سنت کو ترک کرنے اور امام کی اتباع کا لحاظ نہ کرنے کی وجہ سے اس کا یہ فعل مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر تشہد کی مقدار سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے تو نماز درست ہی نہیں ہوگی: ''**ولو قام فی غیرھا بعد قدر التشھد صح، ویکرہ تحریماً، کذا فی فتح القدیر و البحر الرائق، وإن قام قبل أن یقعد قدر التشھد لم یجز**''۔

(فتاویٰ ہندیہ: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ)

سلام اور جواب سے متعلق

سوال:- سلام کا جواب دینے میں بعض لوگ 'وعلیکم السلام' کہتے ہیں اور بعض 'علیکم السلام' اسی طرح بعض ملکوں میں سلام کرنا ہو تو 'سلامٌ علیکم' کہا جاتا ہے، بعض حضرات جواب میں 'مغفرتہ' کا اضافہ کر دیتے ہیں، اس سلسلہ میں صحیح طریقہ کیا ہے؟ (ابو الکلام، گچی باؤلی، حیدرآباد)

جواب:- (الف) سلام کرتے ہوئے 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ' کہنا بہتر ہے، ارشاد نبوی کے مطابق اس میں تیس نیکیاں ملیں گی، (سنن ابی داؤد، باب کیف السلام، حدیث نمبر: ۵۱۹۵) صرف السلام علیکم کہا جائے تب بھی سلام کی سنت ادا ہو جائے گی؛ لیکن ثواب کم ملے گا۔

(ب) اگر سلام میں صرف 'سلامٌ علیکم' کہا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

(ج) جواب میں 'وعلیکم السلام' کہنا بہتر ہے؛ لیکن اگر واؤ کے بغیر 'علیکم السلام' کہہ دے، تب بھی جواب ہو گیا، ہر دو صورت میں جواب دیتے ہوئے 'ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ' کہنا بہتر اور زیادہ اجر کا باعث ہے۔

(د) 'برکاتہٗ' کے بعد کسی لفظ کا اضافہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے؛ اس لئے اسی پر اکتفا کرنا چاہئے: ''**والأفضل للمسلم أن یقول: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والمجیب کذلک یرد، ولا ینبغی أن یزاد علی البرکات شئ ویأتی بواو العطف فی وعلیکم، وإن حذفھا أجزأہ وإن قال المبتدئ: سلام علیکم أو السلام علیکم، فللمجیب أن یقول فی الصورتین، سلام علیکم**

[illegible]‘‘ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ: ۶/ ۴۱۴) نیز اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس کا قول بھی موجود ہے کہ ہر چیز کی ایک انتہا ہوتی ہے اور سلام کی انتہا ’’وبرکاتہ‘‘ [illegible] ’’۔ (المحیط البرہانی، کتاب الاستحسان والکراہیۃ: ۵/ ۳۲۶)

کھانے کے بعد ٹیشو پیپر

سوال:- آج کل یہ رواج ہوگیا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے بجائے ٹیشو پیپر سے ہاتھ دھو لیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ (محمد جمال، سنتوش نگر)

جواب:- فقہاء نے کھانے کے بعد کاغذ سے ہاتھ پوچھنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور اس کو قابل تنبیہ عمل ٹھہرایا ہے: ’’**وحکی عن الحاکم** [illegible]‘‘ (المحیط البرہانی، کتاب الاستحسان والکراہیۃ: ۵/ ۴۰۳) البتہ یہ حکم اس صورت میں ہے، جب کہ وہ کاغذ اس لائق ہو کہ اس پر لکھا جائے، جو کاغذ اس لائق نہ ہو اور اس میں آلائش کو دُور کرنے کی صلاحیت ہو تو اس کی فقہاء نے استنجاء کے لئے بھی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے: ’’[illegible]‘‘۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، فصل الاستنجاء: ۱/ ۳۴۰)

دسترخوان پر مختلف اشیاء رکھنے کا طریقہ

سوال:- دسترخوان پر کھانا رکھنے کے سلسلہ میں بزرگوں کے دو الگ الگ عمل دیکھے جاتے ہیں، بعض لوگوں کے یہاں یکے بعد دیگرے رکھے جاتے ہیں، جیسے پہلے روٹی اور سالن، پھر اس کے بعد چاول، پھر اخیر میں میٹھا اور بعض حضرات کے یہاں ایک ساتھ تمام چیزیں رکھ دی جاتی ہیں، ان میں سے بہتر صورت کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا کیا عمل تھا؟ (امام الدین، گولکنڈہ)

جواب:- رسول اللہ ﷺ نے اختیاری طور پر قناعت اور کفایت کی زندگی گذاری ہے؛ تاکہ اُمت اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے، اس لئے آپ ﷺ کے یہاں کھانے میں زیادہ تنوع نہیں ہوتا تھا؛ البتہ عربوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ کھانے پینے کی تمام چیزیں ایک ساتھ دسترخوان پر رکھ دیا کرتے تھے اور سلف صالحین کا یہی معمول تھا؛ اس لئے یہ صورت بہتر ہے، رومیوں کے بارے میں نقل کیا جاتا ہے کہ وہ ایک کے بعد ایک چیز لایا کرتے تھے: ’’[illegible]‘‘ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیۃ: ۲/ ۳۲۶) —— دسترخوان کی تمام چیزوں کو ایک ساتھ رکھنے میں سہولت بھی ہے کہ کھانے والا اپنی سہولت سے اپنی ضرورت کے لحاظ سے چیزوں کا اور ان کی مقدار کا انتخاب کرسکتا ہے، ورنہ یکے بعد دیگرے دسترخوان پر چیزیں رکھنے میں دوہری دشواری پیش آتی ہے، ایک یہ کہ پہلے وہ چیزیں آگئیں، جو انھیں مرغوب نہیں تھیں، یا وہ چیزیں آگئیں، جو ان کی صحت کے لئے مناسب نہیں تھیں، تو وہ ان کو کھانا پڑتا ہے، دوسرے: بعض اوقات آدمی سمجھتا ہے کہ ساری چیزیں آچکی ہیں، وہ اسی سے آسودہ ہونے کی کوشش کرتا ہے، جب بعد میں دوسری اشیاء آتی ہیں، اور انھیں کھاتا ہے تو اس میں صحت کے لئے نقصان بھی ہے اور فضول خرچی بھی، اور شریعت میں ایسی چیزوں کو ناپسند کیا گیا ہے، جو صحت کو نقصان پہنچائے یا فضول خرچی کے دائرہ میں آجائے۔

خواتین کا جلسوں میں شریک ہونا

سوال:- خواتین کا جلسہ اور اجتماعات میں جانے کا کیا حکم ہے، فرقہ پرستوں کی طرف سے مسلم پرسنل لا پر جو حملے کئے جارہے ہیں، اس کی وجہ سے خواتین کے اجتماعات اور سیمینار رکھے جارہے ہیں اور علماء کی طرف سے بھی اس کی تلقین کی جارہی ہے۔ (نظر الباری، بہار)

جواب :- عورتوں کا بلا ضرورت گھر سے باہر جانا ناپسندیدہ عمل ہے، ضرورت کی بنا پر باہر جاسکتی ہیں، جیسے: تعلیم ، علاج ، تدریس ، شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسب معاش، محرم رشتہ داروں سے ملاقات وغیرہ ، دینی مقاصد کے لئے خواتین کا اجتماع بھی ضرورت میں شامل ہے، اس لئے دینی جلسوں میں شریک ہونا جائز ہے؛ البتہ شرعی حدود کی رعایت ضروری ہے کہ برقعہ پہن کر جائیں، اگر دور ہو تو شوہر یا محرم کے ساتھ جائیں ، مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو، وغیرہ ، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چوں کہ فتنہ کا اندیشہ کم سے کم تھا، صلاح وتقویٰ کا غلبہ تھا، خواتین بھی شرعی حدود کی رعایت کرتی تھیں اور دوسری احتیاطی تدبیریں بھی کی جاتی تھیں ؛ اس لئے عورتیں مسجد میں جاتی تھیں اور ہفتہ میں ایک دن آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لئے مقرر فرما دیا تھا۔

پتنجلی کی دوائیں

سوال :- مشہور ہندو مذہبی لیڈر رام دیو نے پتنجلی کے نام سے دواؤں کی ایک کمپنی شروع کی ہے، اس میں دیسی دوائیں، منجن، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ بنائے جاتے ہیں اور ہر دوا میں گائے کا پیشاب استعمال کیا جاتا ہے، نیز یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے ؛ بلکہ یہ خود ان کا اعلان ہے، ان دواؤں کا کیا حکم ہے؟

(حسیب الدین، ممبئی)

جواب :- جانور خواہ حلال ہوں یا حرام، ان کا پیشاب حرام اور ناپاک ہے، رسول اللہ ﷺ نے پیشاب سے بچنے کا حکم دیا ہے کہ جو لوگ اس سے نہیں بچیں گے ان کو قبر میں عذاب دیا جائے گا: ''استنزهوا من البول فإن عامة عذاب القبر منه'' (سنن الدارقطنی، باب نجاسۃ البول ،حدیث نمبر: ۴۶۴) اس لئے ان دواؤں کا خریدنا اور استعمال کرنا جائز نہیں، ناپاک اور حرام اشیاء کے بطور دوا استعمال کرنے کی اسی وقت گنجائش ہے، جب اس کا حلال متبادل موجود نہ ہو، پتنجلی کی دوائیں اس نوعیت کی نہیں ہیں۔

☆ ☆ ☆